فتنوں کے موقع پر حکام کی اطاعت پر زور دینا

فضیلۃ الشیخ عبدالسلام بن برجس آل عبدالکریم رحمہ اللہ المتوفی سن 1425ھ
(سابق مساعد استاد المعھد العالي للقضاء، الریاض)
ترجمہ: طارق علی بروہی
مصدر: معاملۃ الحکام فی ضوء الکتاب والسنۃ سے ماخوذ۔
پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جب کبھی بھی امت کو حکمرانوں کی اطاعت وفرمانبرادی کے اصول کی زیادہ احتیاج ہوتی تھی سلف اس بارے میں جو سلف کا قاعدہ ہے اس کے اہتمام وعنایت پر مزید زور دیتے تھے تاکہ حکمرانوں کے خلاف خروج کے دروازے وراستے کا سدباب کیا جاسکے، جو کہ دنیا ودین میں فساد کی جڑ ہے۔

پھر جو کچھ آئمہ دعوت نجدیہ رحمہم اللہ نے اس باب میں اس وقت لکھا جب اس بارے میں بعض بظاہر خیر وبھلائی کی جانب منتسب جماعتوں میں اس قاعدے سے منحرف افکار سرایت کر گئے تھے تو آئمہ کی کاوش نے اس قاعدے کو مزید پختگی وجلا بخشی۔

چناچہ انہوں نے کثرت سے اس بات کا بیان فرمایا، اس پر روشنی ڈالی، اور اسے بار بار دہرایا تاکہ یہ بات بھرپور واضح ہوجائے اور اس سے متعلق کوئی بھی شبہ ہو تو وہ زائل ہوجائے۔ لہذا انہوں نے بس ایک بات یا کلمہ کہہ دینے پر یا ان میں سے کسی ایک شخص کے بیان کردینے پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ اس کی خطرناکی اور اس سے جہالت کے سبب لاحق ہونے والے مصائب اور وسیع پیمانے پر پھیل جانے والی برائی کے پیش نظر اسے ہر ایک نے اور بار بار بیان کیا۔

اسی وجہ سے شیخ امام عبداللطیف بن عبدالرحمن بن حسن آل الشیخ رحمہم اللہ نے اپنے زبردست کلام میں اس باب میں وارد کئے جانے والے شبہات میں سے بعض کی نقاب کشائی فرمائی اور جاہلوں میں سے جو اس کی نشرواشاعت کررہے تھے ان پر رد فرمایا:

''کیا یہ فتنہ زدہ لوگ نہیں جانتے کہ مسلمانوں کے اکثر حکمران یزید بن معاویہ کے دور سے لے کر آخر تک سوائے عمر بن عبدالعزیز اور بنی امیہ میں سے الا ماشاء اللہ سب سے بغاوتیں، بڑے حادثات، خروج وفساد حکومت اسلامی میں رونما ہوا مگر

مشہور ومعروف آئمہ اسلام کی سیرت بھی ان کے ساتھ معاملہ کرنے کے بارے میں معروف ومشہور ہے کہ انہوں نے ان کی اطاعت سے ہاتھ نہیں کھینچا شریعت اسلام اور واجبات دین سے متعلق ہر اس چیز کے بارے میں جس کا اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہو۔

میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں حجاج بن یوسف الثقفی کہ جس کا معاملہ امت میں بطور ظلم وستم، خون بہانے میں اسراف، محرمات الہی کی پامالی، امت کی عظیم شخصیتوں میں سے اس نے بہت سے قتل کئے جیسے سعید بن جبیر کو اور ابن الزبیر کا محاصرہ کیا جنہوں نے حرم شریف میں پناہ لے رکھی تھی، مگر اس نے اس کی حرمت کو بھی پامال کردیا، اور ابن الزبیر کو قتل کرڈالا باوجویکہ کہ ابن الزبیر کی اطاعت قبول کرلی گئی تھی اور اور اہل مکہ، مدینہ ویمن کی پوری عوام نے اور عراق کے بہت سے گروہوں نے ان کی بیعت کرلی تھی، اور حجاج امیر مروان کا نائب تھا پھر اس کے بعد اس کے بیٹے عبدالملک کا[1]۔ حالانکہ کسی بھی خلیفہ نے مروان کو نامزد نہیں کیا تھا اور نہ ہی اہل حل وعقد نے اس کی بیعت کی تھی لیکن اس کے باوجود کسی بھی عالم نے اس کی اطاعت سے اور ارکان اسلام واس کے واجبات میں سے جس میں فرمانبرداری کی جاتی ہے فرمانبرداری کرنے سے توقف نہیں فرمایا۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے جس نے حجاج کا زمانہ پایا ان میں سے کسی نے بھی اس سے تنازعہ نہیں فرمایا، اور ایسے کسی بھی کام میں اس کی فرمانبرداری سے نہیں رکے جس سے اسلام کا قیام اور ایمان کی تکمیل ہوتی ہو۔

اسی طرح سے ان کے زمانے میں جو تابعین تھے جیسے سعید بن المسیب، حسن البصری، ابن سیرین، ابراہیم التیمی اور ان کے جیسی دیگر امت کی قد آور شخصیات۔

امت کے مشہور آئمہ کرام وعلماء عظام کا اس پر عمل جاری وساری رہا کہ وہ اللہ تعالی کی اطاعت، اس کے رسول کی اطاعت، اور فی سبیل اللہ جہاد کا ہر نیک وبد حکمران کے ساتھ حکم کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ یہ بات اصول دین وعقائد کی کتب میں معروف ہے۔

یہی حال بنوعباس کا تھا کہ انہوں نے امت پر غلبہ تلوار کے زور پر حاصل کیا جس میں کسی بھی اہل علم ودین نے ان کی اعانت نہ

[1] حالانکہ معروف یہی ہے کہ وہ صرف عبدالملک بن مروان کا نائب تھا۔

کی۔ انہوں نے بنو امیہ کے امراء ونوابوں میں سے ایک خلق کثیر اور جم غفیر کو قتل کیا۔ اور ابن ہبیرہ امیر عراق اور خلیفہ مروان کو بھی قتل کیا۔ یہاں تک کہ نقل کیا جاتا ہے کہ سفاح نے بنو امیہ میں سے ایک ہی دن میں اسی افراد کو قتل کیا اور ان کی لاشوں سے فرش کو سجا کر اس پر براجمان ہوا اور اکل وشرب نوش کیا۔

اس کے باوجود آئمہ کرام جیسے الاوزاعی، مالک، الزہری، اللیث بن سعد، عطاء بن ابی رباح وغیرہ کی سیرت ان حکمرانوں کے ساتھ کسی بھی شخص جس کا علم واطلاع میں کچھ حصہ ہو پر مخفی نہیں۔

پھر اہل علم میں سے طبقۂ ثانیہ کے علماء کرام جیسے احمد بن حنبل، محمد بن اسماعیل، محمد بن ادریس، احمد بن نوح، اسحاق بن راہویہ اور ان کے دیگر ساتھی۔۔۔ان کے دور میں بھی حکمران بڑی عظیم بدعات اور انکار صفات الٰہی میں مبتلا ہوئے اور اس کی طرف (بالجبر) دعوت بھی دینے لگے، اور اس باطل عقیدے کا لوگوں سے امتحان لینے لگے، اور اس میں جو قتل ہوا سو ہوا جیسے احمد بن نصر وغیرہ لیکن اس کے باوجود ہم نہیں جانتے کہ ان میں سے کسی نے ان کی اطاعت سے ہاتھ کھینچا ہو یا ان کے خلاف خروج کرنے کی رائے رکھتا ہو۔۔۔"[2]۔

پس اس بے نظیر کلام پر غور کریں اور انصاف کی آنکھوں سے اسے پرکھیں تو آپ پائیں گے کہ یہ سلف صالحین کے روشن چراغ جو کتاب وسنت اور بغیر افراط وتفریط کے عمومی قواعد ہیں ان ہی سے ماخوذ ہے۔

اور اس باب کے تعلق سے آئمہ دعوت نجدیہ سلفیہ رحمۃ اللہ علیہم کا بہت سا کلام موجود ہے۔ جس کی کچھ جھلکیاں آپ کتاب "الدرر السنیۃ فی الاجوبۃ النجدیۃ" کی ساتویں جلد میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

یہ سب باتیں عقیدے کے اس اصول کے خصوصی اہتمام کی ضرورت کو، غلبۂ جہالت میں اس کو راسخ کرنے کو اور منہج اہل سنت سے منحرف افکار کے افشاء ہونے کی صورت میں اس کی تعلیم وتربیت کو بھی مؤکد کر دیتی ہیں۔

بلاشبہ ہم جس زمانے میں زندگی گزار رہے ہیں اس میں یہ دو امور یکجا ہو گئے ہیں: ایک تو غلبۂ جہالت ہے اور دوسرا اس بارے میں منحرف افکار کا رواج پانا اور افشاء ہونا ہے۔

---

[2] الدرر السنیۃ فی الاجوبۃ النجدیۃ: 7/177-178۔

پس واجب ہے اہل علم اور ان کے طلاب پر کہ وہ اس میثاق عہد وپیمان کا التزام کریں جو اللہ تعالی نے اپنے اس کلام کے ذریعہ ان سے لیا ہے:

﴿لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ﴾ (آل عمران: 187)

(کہ تم لوگوں کو ضرور کھول کھول کر بیان کردوگے اور کچھ چھپاؤ گے نہیں)

لہذا اس اصول کو لوگوں کے لئے کھول کھول کر واضح طور پر بیان کریں۔ اللہ تعالی سے ثواب کی امید کرتے ہوئے اور اس عمل کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے۔

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب وسنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی ومفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔